Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اثبات ماتم کے متعلق غلام حسین شیعی کی دغابازیاں۔

مصنف غلام حسین نجفی ماتم اور صحابہؓ کے جواب میں

اہل سنت پر الزام کہ وہ ذکر حسین ممنوع سمجھتے ہیں

تالیف

مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سنی لائبریری
ادارہ دار التحقیق

https://ataunnabi.blogspot.com/

نجفی شیعی کی دغابازی نمبر ۲

اہل سنت پر الزام کہ وہ ذکر حسین ممنوع سمجھتے ہیں

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر سے نجفی شیعی نے دھوکہ دیتے ہوئے یہ باور کرانا چاہا۔ کہ اہل سنت کو امام غزالی نے عاشورا کے دن ذکر حسین کرنے سے اس لیے روکا ہے۔ کہ اس کے کرنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں حضرات صحابہ کرام سے بغض و عداوت پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ماتم سے یزید کا ظالم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور اس کے ظلم کا رخ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اسے خلیفہ مقرر کیا تھا۔ اور امیر معاویہ سے اس ظلم کا انتقال دیگر صحابہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے شام کا گورنر امیر معاویہ کو مقرر کیا تھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ماتم حسین جائز تو ہے۔ لیکن اس سے نقصان بہت بڑا ہو جاتا ہے۔ جو سنیوں کو منظور و قبول نہیں۔ نجفی شیعی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

ماتم اور صحابہ

"اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ خاتمہ ص ۲۲۱"

صواعق محرقہ:

قَالَ الْغَزَالِيُ وَغَيْرُهُ وَيَحْرُمُ عَلَى الْوَاعِظِ وَغَيْرِهِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رِوَايَةُ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ وَحِكَايَاتِهِ وَمَا جَرٰى بَيْنَ الصَّحَابَةِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَإِنَّهُ يُهَيِّجُ عَلٰى بُغْضِ الصَّحَابَةِ وَالطَّعْنِ فِيْهِمْ۔

(صواعق محرقہ خاتمہ ص ۲۲۱)

ترجمہ:

امام غزالی لکھتے ہیں۔ کہ امام حسین اور امام حسن (علیہما الصلوٰۃ والسلام) کی شہادت کا ذکر کرنا حرام ہے۔ کیونکہ ذکرِ شہادتِ حسین صحابہ کرام کے بغض کی آگ بھڑکاتا ہے۔

لیجئے قارئین کرام معاملہ صاف ہو گیا۔ قابل غور یہ بات ہے۔ کہ شہادتِ حسین سننے سے صحابہ کی دشمنی کیوں پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جو شخص وہ مظالم جو امام مظلوم پر ہوئے ہیں سنے گا تو قاتل کی تلاش کرے گا۔ اور قاتل یزید ہے پھر وہ یہ تلاش کرے گا۔ کہ یزید کو کس نے بادشاہ بنایا۔ یزید کو معاویہ نے بادشاہ بنایا۔ پھر وہ سوچے گا۔ کہ امیر معاویہ کو شام کی گورنری کس نے دی اور اس کے پاؤں کس نے مضبوط کیے اور معاویہ پر نوازشات کی بارش خلافت راشدہ کے زمانہ میں ہوئی۔

پس بات ساری کھل جائے گی اور بزرگوں کے کارنامے آشکارا ہو جائیں گے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے فتوٰی دے دیا۔ کہ ذکرِ حسین کرنا ہی حرام ہے۔

(ماتم اور صحابہ تصنیف غلام حسین نجفی شیعی ص ۱۲
مطبوعہ لاہور۔)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب اوّل:

معترض نے اپنی کتاب میں تاثر دینے کی کوشش کی۔ بلکہ فتویٰ جڑ دیا۔ کہ اہل سنت عاشورا کے دن ذکر حسین کو حرام سمجھتے ہیں۔ ذرا اس عبارت کو اور یوم عاشورا کو موجود محافلِ شہادت اور مصائب و آلام امام حسین کو دیکھیں۔ دونوں میں کیا فرق نظر آئے گا۔ اہل سنت محرم الحرام کے پورے مہینہ اور خاص کر پہلے دس دن اور بالخصوص یوم عاشورا پر ذکر حسین کی بڑی بڑی محافل منعقد کرتے ہیں۔ کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ جلسے کیے جاتے ہیں۔ تحریر و تقریر کے ذریعہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ اور اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ پھر اس کے سامعین میں جذبۂ جہاد اور شوق شہادت کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ تو مشاہدہ ہی نجفی شیعی کی دغابازی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ سب کچھ نجفی بھی دیکھتا سنتا رہا ہے۔ اس لیے دھوکہ اور فریب ہی کے سوا اس عبارت میں کچھ بھی نہیں ہے۔

رہا دُوہ امر جو امام غزالی کی عبارت سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ یعنی یہ کہ اس سے یزید کا ظلم اور یزید کے ظلم سے امیر معاویہ پھر دیگر صحابہ کرام کا ظلم کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ یہ بھی ایک دھوکہ ہی ہے۔ اور فریب دہی کی کوشش ہے۔ کیونکہ یزید سے ظلم کا امیر معاویہ کی طرف منتقل ہونا اور پھر آگے چلتے جانا اس وقت متصور ہوتا۔ جب ان حضرات کی خواہش اور تمنا کے مطابق واقعہ کربلا ہوتا۔ اور ان لوگوں کا منصوبہ اس میں کارفرما ہوتا۔ اور اگر ان حضرات کا واقعہ کربلا سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی کوئی خفیہ منصوبہ کارفرما تھا۔ تو پھر یہ حضرات موردِ الزام کیوں ٹھہرائے جائیں۔

آپ تمام قارئین اس امر کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ ہر باپ کی دلی تمنا ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ اس کی اولاد نیک اور فرمانبردار نکلے۔ اور بڑے ہو کر وہ سکھ چین کا ذریعہ بنے لیکن یہ خواہش کبھی پوری ہوتی ہے۔ اور کبھی ادھوری ہی رہ جاتی ہے۔ اب اولاد کا بڑے ہو کر فاسق و فاجر بن جانا باپ کے لیے باعث الزام کیوں ہو جائے۔؟

اسی طرح ہر باپ اپنے بیٹے کی شادی پر ہزاروں لاکھوں خرچ کرتا ہے۔ اور اس کا گھر آباد کرنے کی تقریب میں دور و قریب کے رشتہ داروں کو بلا کر خوشیاں مناتا ہے لیکن یہی بچہ کچھ عرصہ گزرنے پر باپ کے لیے باعث صدمہ بن جاتا ہے اور پریشان کرنے لگتا ہے۔ تو کیا بچہ کی اسی حرکت سے اس کے باپ کو یہ الزام دیا جائے گا۔ کہ تو نے اس کی شادی کیوں کی تھی الخ؟

کچھ یہی معاملہ نجفی کا ہے۔ کیونکہ اس کا کہنا ہے۔ کہ ”اہل سنت یوم عاشورا کو ذکر امام حسین اس لیے نہیں کرتے کہ کہیں امیر معاویہ کا ظلم ظاہر نہ ہو جائے“ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو ولی عہد مقرر کیا تھا۔ تو اللہ کے حضور دعا مانگی تھی۔ ”یا اللہ! میں نے عوام کی بھلائی کے پیش نظر یزید کو ولی عہد بنایا ہے۔ تو قبول فرما۔ اور اگر میں نے اس کی نااہلی کے ہوتے ہوئے اور اقربا پروری کے خیال سے ایسا کیا ہے۔ تو اس کو جلد دنیا سے اٹھا لے“۔ اب ایسے امیر کے متعلق کہ فلاح و بہبودِ عوام جس کے پیش نظر ہو۔ یہ کیونکر الزام دیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے یہ ظالمانہ حرکت کی تھی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے بھی نجفی نے غلط استدلال کیا۔ اور اس کے ذریعہ بھی فریب دینے کی کوشش کی۔ امام موصوف نے جو واعظین کرام کو تنبیہ کی۔ کہ انہیں شہادتِ امام حسین کی روایات بیان نہ کرنا چاہئیں۔ اور حضرات صحابہ کرام کے مابین واقع ہونے والے مخاصمات و مشاجرات (جھگڑے) عوام کے سامنے بیان نہیں کرنے چاہئیں۔ تو گزارش ہے۔ کہ امام موصوف نے مطلقاً ایسا کرنے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منع نہیں فرمایا۔ بلکہ من گھڑت اور اِدھر اُدھر کی اڑتی اڑاتی باتیں ذکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ کچھ واعظین کا رویہ بن چکا ہے۔ اور صحابہ کرام کے مابین رونما ہونے والے اختلافات سے چونکہ عوام الناس کا ان کے بارے میں عقیدہ متزلزل ہونے کا خطرہ تھا۔ اس لیے آپ نے ان حالات میں ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر نجفی شیعی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری عبارت نقل کر دیتا۔ تو بات صاف ہو جاتی۔ اور امام موصوف کا مدعا قاری پر واضح ہو جاتا۔ لیکن اس نے محض دھوکہ دینے کے لیے اپنے مطلب کا کلام لے لیا۔ اور سابق لاحق کو چھوڑ دیا۔ اگر ایسی خیانت اور بددیانتی نہ کی جاتی۔ تو یہ کہنا مشکل ہو جاتا۔ کہ امام غزالی نے اہل سنت کو یوم عاشورا کے دن ذکر حسین کرنے سے منع کیا۔ تاکہ اس سے مظالم معاویہ اور صحابہ کرام ظاہر نہ ہو جائیں۔ آیئے امام موصوف کی مکمل عبارت دیکھیں۔ اور پھر نجفی کے نتیجہ سے موازنہ کریں۔

امام غزالی کا مقصد یہ ہے کہ جھوٹی روایات سے ذکر حسین رضی اللہ عنہ کیا جائے

صواعق محرقہ

قَالَ الْغَزَالِیُّ وَغَیْرُہٗ وَیَحْرُمُ عَلَی الْوَاعِظِ وَغَیْرِہٖ رِوَایَۃُ مَقْتَلِ الْحُسَیْنِ وَحِکَایَاتِہٖ وَمَا جَرٰی بَیْنَ الصَّحَابَۃِ مِنَ التَّشَاجُرِ وَالتَّخَاصُمِ فَاِنَّہٗ یُھَیِّجُ عَلٰی بُغْضِ الصَّحَابَۃِ وَالطَّعْنِ فِیْھِمْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَهُمْ اَعْلَامُ الدِّيْنِ تَلَقَّى الْاَئِمَّةُ الدِّيْنَ عَنْهُمْ
رِوَايَةً وَنَحْنُ تَلَقَّيْنَاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ دِرَايَةً فَالطَّاعِنُ
فِيْهِمْ مَطْعُوْنٌ طَاعِنٌ فِيْ نَفْسِهٖ وَدِيْنِهٖ
قَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ وَالنَّوَوِيُّ اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ
عُدُوْلٌ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ صَحَابِيٍّ عِنْدَ
مَوْتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ
وَالْاَخْبَارُ مُصَرِّحَانِ بِعَدَالَتِهِمْ وَجَلَالَتِهِمْ
وَلِمَا جَرٰى بَيْنَهُمْ مَحَامِلُ لَا يَحْتَمِلُ ذِكْرَهَا
هٰذَا الْكِتَابُ اِنْتَهٰى مُلَخَّصًا وَمَا ذُكِرَ مِنْ حُرْمَةِ
رِوَايَةِ قَتْلِ الْحُسَيْنِ وَمَا بَعْدَهَا لَا يُنَافِيْ مَا
ذَكَرْتُهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ لِاَنَّ هٰذَا الْبَيَانَ الْحَقَّ
الَّذِيْ يَجِبُ اِعْتِقَادُهُ مِنْ جَلَالَةِ الصَّحَابَةِ وَبَرَائَتِهِمْ
مِنْ كُلِّ نَقْصٍ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُهُ الْوُعَّاظُ الْجَهَلَةُ
فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ بِالْاَخْبَارِ الْكَاذِبَةِ الْمَوْضُوْعَةِ
وَنَحْوِهَا وَلَا يُبَيِّنُوْنَ الْمَحَامِلَ وَالْحَقَّ الَّذِيْ
يَجِبُ اِعْتِقَادُهُ فَيُوْقِعُوْنَ الْعَامَّةَ فِيْ بُغْضِ الصَّحَابَةِ
وَتَنْقِيْصِهِمْ بِخِلَافِ مَا ذَكَرْنَاهُ فَاِنَّهُ لِغَايَةِ اِجْلَالِ
لَهُمْ وَتَنْزِيْهِهِمْ هٰذَا وَقَدْ بَتَرَ عُمْرُ يَزِيْدَ
لِسُوْءِ مَا فَعَلَهُ وَاِسْتِجَابَةِ دَعْوَةِ اَبِيْهِ فَاِنَّهُ
لَمْ يَمُرَّ عَلٰى عَهْدِهٖ اِلَيْهِ فَخَطَبَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّمَا عَامَدْتُ لِيَزِيْدَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ فِعْلِهٖ فَبَلِّغْهُ مَا اَمْلَلْتُهٗ وَ اَعِنْهُ وَاِنْ كُنْتُ اِنَّمَا حَمَلَنِيْ حُبُّ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ وَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِمَا صَنَعْتُ بِهٖ اَهْلًا فَاقْبِضْهُ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ ذَالِكَ فَكَانَ كَذَالِكَ لِاَنَّ وِلَايَتَهٗ كَانَتْ سَنَةً سِتِّيْنَ وَمَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّيْنَ۔

(صواعق محرقہ ص ۲۲۳، ۲۲۴ مطبوعہ ازہر مصر)

ترجمہ:

امام غزالی وغیرہ علماء نے فرمایا۔ کہ واعظ وغیرہ پر امام حسین کے قتل کے واقعات اور حکایات کی روایات سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور ان جھگڑوں کے بارے میں روایات سے بھی بچنا چاہیئے جو حضرات صحابہ کرام کے درمیان ہوئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے صحابہ کرام کے بارے میں بغض اور طعن کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ دین کے ستون تھے اور ائمہ کرام نے ان حضرات سے دین بطور روایت حاصل کیا اور ہم نے حضرات ائمہ کرام سے درایت کے طور پر دین سیکھا۔ لہٰذا ان کے بارے میں طعن کرنے والا خود اپنے دین اور اپنی ذات کو مطعون کر رہا ہے۔ ابن الصلاح اور النووی نے کہا۔ تمام صحابہ کرام عادل تھے۔ (یعنی گناہ کبیرہ سے بچے ہوئے اور صغیرہ پر اصرار نہ کرنے والے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت ایک لاکھ اور چودہ ہزار صحابہ کرام موجود تھے۔ قرآن کریم اور احادیث ان کی عدالت کی تصریح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوران کی بزرگی پر مہرِتصدیق ثبت کرتی ہیں۔ اور جو باہم ان حضرات کے درمیان جھگڑے اوراختلافات ہوئے۔ یہ کتاب ان کے ذکر کرنے کی متحمل نہیں ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات کو ذکر کرنا "حرام سمجھنا"، اوراس کے ساتھ ساتھ میرا اس کتاب میں ان واقعات کو ذکر بھی کرنا ان دونوں باتوں میں کوئی منافات اور تناقض نہیں۔ (جو بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے۔) وہ اس طرح کہ حضرات صحابہ کرام کی جلالت اور ہر نقص سے ان کو بری سمجھنا یہ بات "بیان حق" کے ضمن میں آتی ہے۔ اوراس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے (لہٰذا ایسی باتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے)۔ بخلاف ان روایات وواقعات کے جو جاہل واعظین بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اکثر ایسی باتیں بیان کر گزرتے ہیں۔ جو جھوٹی من گھڑت اور باطل ہوتی ہیں اور جن کا ذکر کرنا ضروری اور واجب ہوتا ہے۔ انہیں ذکر نہیں کر پاتے۔ لہٰذا ان کے ایسے کرنے سے عوام کے ذہن حضرات صحابہ کرام کے متعلق بغض اوران کی عظمتِ شان میں کمی کی طرف سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ برخلاف ان باتوں کے جو ہم نے ذکر کیں۔ کیونکہ اُن کی بزرگی اور پاکیزگی کا اعلیٰ مقام دل میں جاگزیں ہوتا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے۔ کہ یزید کی عمر اُس کی بدعملی اوراس کے والدگرامی کی دُعا کی قبولیت کی وجہ سے کم ہو گئی۔ سو جب کچھ لوگوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یزید کے ولی عہد بنانے پر کوسا۔ تو آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

"اے اللہ! اگر میں نے یزید کو ولی عہد ان باتوں کی بنا پر بنایا۔ جو میں نے اس کی دیکھیں۔ تو اس کو میری تمناؤں کے پورا کرنے تک عمر عطا فرما۔ اوراس کی مدد بھی کر۔ اور اگر ایسا میں نے اس لیے کیا۔ کہ میں اُس کا باپ اور وہ میرا بیٹا ہے اور محبت پدری سے ایسا ہوا۔ اور وہ اس منصب کا اہل نہیں۔ تو اُسے دنیا سے اٹھا"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لہٰذا حالات گواہ ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دُعا کے مطابق ہی ہوا۔ کیونکہ یزید ساٹھ ہجری میں مسند خلافت پر بیٹھا۔ اور چار سال کے اندر مر گیا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے نجفی شیعی کی دھوکہ دہی کی اصل بنیاد

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اور اس کا ترجمہ آپ نے ملاحظہ کیا۔ امام موصوف نے اس میں دو الگ الگ باتیں ذکر فرمائیں۔ ایک یہ کہ واعظین کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں من گھڑت اور غلط روایات ذکر کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ کہ حضرات صحابہ کرام کے درمیان رونما ہونے والے اختلافات اور جھگڑوں کو عوام کے سامنے بیان کرنا حرام ہے۔ کیونکہ ان کے باہم اختلاف کو بیان کرنے سے کم علم اور جاہل لوگ کسی ایک فریق کو سچا اور دوسرے کو جھوٹا سمجھنا شروع کر دیں گے۔ (مثلاً جنگ جمل کا واقعہ سن کر عام آدمی یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق بغض رکھے گا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حق پر سمجھے گا۔ یا اس کے اُلٹ اُس کا تصور ہو گا۔ حالانکہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ ان واقعات سے یہ عقیدہ قائم نہیں رہ سکتا۔) ان حضرات کے مابین جو کچھ ہوا۔ وہ اجتہادی خطا کے ضمن میں آتا ہے ہم جنگ صفین اور جنگ جمل میں اس پر سیر حاصل بحث کر چکے ہیں۔

لیکن نجفی شیعی نے چالاکی یہ چلی۔ کہ پہلی بات کو دوسری بات کا نتیجہ بنا کر پیش کیا۔ اور کوشش کی۔ کہ یہ ثابت کیا جائے۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر شہادت سے چونکہ صحابہ کرام کے بارے میں بغض پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ حالانکہ امام غزالی نے امام حسین کی شہادت کے بارے میں غلط اور من گھڑت روایات سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منع فرمایا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ خود شہادتِ امام کے متعلق روایات لکھی ہیں۔ کہ جن کا ذکر کرنا ازروئے عقیدہ واجب ہے۔ کہاں امام حسین کے بارے میں جھوٹی روایات سے منع کرنا اور کہاں صحابہ کرام کے مابین مخاصمات کے ذکر سے منع کرنا۔ مخاصمات صحابہ کا ذکر عوام کے سامنے اس لیے منع کیا گیا۔ کہ اس سے بغض صحابہ پیدا ہونے کا خطرہ تھا۔ اور شہادت کے متعلق غلط واقعات ویسے ہی منع ہیں۔ ان کو منع اس لیے نہیں کیا گیا کہ ان سے بھی وہی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ جو نجفی نے بیان کی۔ لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ نجفی کا یہ الزام لگانا قطعاً کوئی وزن نہیں رکھتا۔ کہ "ذکر حسین سے بغض صحابہ پیدا ہوتا ہے" ان دونوں باتوں کو خلط ملط کر کے اس نے فریب دہی اور عیاری کا کمال مظاہرہ کیا۔

جواب دوم:

نجفی شیعی نے اہل سنت پر پُرفریب الزام دھرنے کی کوشش کی۔ کہ اہل سنت بغض حسین کی وجہ سے ان کا ذکر اور ان کی شہادت کے واقعات بیان نہیں کرتے ذرا اسی موضوع پر اپنے مسلک کی بھی خبر لی ہوتی۔ اپنی کتب کی ورق گردانی کی ہوتی اور پھر دل پر ہاتھ رکھ کر بتلاتے۔ کہ جو کچھ بھونڈے طریقہ سے ہم سُنیوں کو کہہ رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر تو ہماری کارستانی ہے۔ آیئے! ذرا آئینہ دیکھیں۔ عنوان ہمارا مضمون اہل تشیع کا ملاحظہ ہو۔

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دارالتحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari